اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے خلاف فیصلہ دینے والے کا حکم

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

طارق علی بروہی

سوال: بہت سے مسلمان شریعت کے مطابق حکم کرنے کے بارے میں تساہل سے کام لیتے ہیں، اور بعض تو یہ تک سمجھتے ہیں کہ یہ تساہل ان کے اسلام سے تمسک اختیار کرنے پر کچھ اثر انداز نہیں ہوتا، اور دوسری طرف بعض ایسے ہیں جو غیر شرعی فیصلوں کو حلال جانتے ہیں اور اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والے شرعی حکم کی کوئی پرواہ نہیں کرتے، اس بارے میں حق بات کیا ہے؟

جواب: اس بارے میں کچھ تفصیل ہے: وہ یہ ہے کہ جو شخص حکم بغیر ما انزل اللہ (غیر شرعی حکم) کرتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ اس پر اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق حکم کرنا فرض ہے، اور یہ کہ اس نے شریعت کی مخالفت کی ہے لیکن پھر بھی وہ اس بات کو جائز سمجھتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کے لئے بالکل جائز ہے کہ وہ شریعتِ الہی کے علاوہ حکم کرے تو ایسا شخص تمام علماء کرام کے نزدیک کفرِ اکبر کا ارتکاب کرنے والا کافر ہے۔ جیسا کہ وہ وضعی قوانین ہوتے ہیں جنہیں یہود و نصاری وغیرہ نے وضع کیا ہوتا ہے (جیسے برٹش لاء)، جو ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ حکمِ الہی سے افضل ہیں، یا اس کے برابر ہیں، یا ایک انسان کو مکمل اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو قرآن وسنت کے مطابق حکم کرے یا ان وضعی قوانین کے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا علماء کرام کے اجماع کے مطابق کافر ہے، جو پہلے بھی بیان ہوا۔

البتہ اگر کوئی اپنی خواہشِ نفس پر چلتے ہوئے یا کسی دنیاوی لالچ میں حکم بغیر ما انزل اللہ کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا بھی ہے کہ ایسا کرنے کی صورت میں وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کر رہا ہے، اور اس نے ایک عظیم ترین منکر فعل کا ارتکاب کیا ہے، جبکہ اس پر واجب تھا کہ وہ شریعتِ الہی کے مطابق حکم کرے، تو بایں صورت وہ کفرِ اکبر کا ارتکاب کرنے والا کافر نہیں ہوگا لیکن بہرحال وہ ایک عظیم ترین منکر اور بہت بڑی معصیت جو کفرِ اصغر ہے کا مرتکب ضرور ہوا ہے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے اہلِ علم نے یہ بیان فرمایا ہے۔ ایسا کرنے سے یقیناً وہ کفر دون کفر (بڑے کفر سے کم تر کفر)، ظلم دون ظلم (بڑے ظلم سے کم تر ظلم) اور فسق دون فسق (بڑے فسق سے کم تر فسق) کا مرتکب ہوا ہے جو کہ کفرِ اکبر (جو ملتِ اسلامیہ سے انسان کو خارج کر دیتا ہے) نہیں ہے۔ یہی اہل سنت والجماعت کا قول ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ (المائدۃ: ۴۹)

(آپ ان کے معاملات میں اللہ تعالی کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے)

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (المائدۃ: ۴۴)

(جو لوگ اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکم نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں)

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (المائدۃ: ۴۵)

(جو لوگ اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکم نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں)

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (المائدۃ: ۴۷)

(جو لوگ اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکم نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں)

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: ۶۵)

(سو قسم ہے تیرے رب کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں بلکہ مکمل طور پر سرِ تسلیم خم کر دیں)

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ (المائدۃ: ۵۰)

(کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں، یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالی سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟)

پس حکمِ الٰہی ہی تمام احکام میں سب سے بہترین ہے، اور یہی واجب الاتباع ہے اور اسی کے ذریعہ نہ صرف اس امت کی دنیا و آخرت میں فلاح و سعادت ممکن ہے، بلکہ اس پورے عالم کی فلاح و کامیابی اسی میں ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اس سے غافل ہے۔ واللہ المستعان، ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ العلي العظیم.

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ جلد ۵)